خطبہ جمعہ

جو لوگ دل و جان سے رسول اللہ ﷺ کے غلام بن جائیں گے ان کو وہ نور ایمان اور محبت اور عشق بخشا جائے گا کہ جو ان کو غیر اللہ سے رہائی دے دے گا اور وہ گناہ سے نجات پا جائیں گے۔

اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے اور صاف دلی سے پیش آنے والوں کے لئے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نور کے منبر رکھے گا اور ان پر انہیں بٹھائے گا۔

(اللہ تعالیٰ کی صفت النور کے متعلق آیت قرآنی، حدیث نبوی اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے مختلف امور کا بیان)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۶ ؍ستمبر ۲۰۰۲ء بمطابق ۶ ؍تبوک ۱۳۸۱ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العلمين - الرحمٰن الرحيم - ملك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ. لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ﴾

(سورة الحديد:۲۰)

اور وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے ربّ کے حضور صدیق اور شہید ٹھہرتے ہیں۔ ان کے لئے ان کا اجر اور ان کا نور ہے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کو جھٹلایا یہی جہنمی ہیں۔

حضرت عبد الرحمٰنؓ بن غنم بیان کرتے ہیں کہ ابو مالک الأشعری نے اپنی قوم کو جمع کیا اور کہا: اے اشعری لوگو! اپنے بیوی بچوں کو بھی جمع کرو تاکہ میں تمہیں وہ نماز سکھاؤں جو ہماری تعلیم کی خاطر نبی کریم ﷺ نے پڑھی تھی۔ پھر آپؓ نے نماز پڑھ کر دکھائی اور بتایا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے نماز ختم کی تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

اے لوگو! سنو اور یاد رکھو اور جانو کہ اللہ عزّ و جلّ کے بعض ایسے بندے ہیں جو نہ نبی ہیں نہ شہید مگر انبیاء و شہداء بھی خدا کے ہاں اُن کے مقام اور قرب پر رشک کریں گے۔ اسی دوران دُور دراز کے رہنے والوں میں سے ایک اعرابی آیا اور اپنے ہاتھ سے آنحضرت ﷺ کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگا: اے اللہ کے نبی! بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو نہ تو نبی ہوتے ہیں اور نہ شہید لیکن نبی اور شہید بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں اُن کے مرتبے اور قربت پر رشک کرتے ہیں، آپؐ اُن کے بارہ میں ہمیں بتائیں۔ اعرابی کے اس سوال پر رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک پر خوشی نمایاں ہوئی۔ پھر آپؐ نے فرمایا: یہ لوگ بہت سادہ طبع اور غیر معروف خاندانوں سے تعلق رکھنے والے ہوتے ہیں۔ ان کے مابین کوئی قریبی رحمی تعلقات بھی نہیں ہوتے مگر وہ اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے اور صاف دلی سے پیش آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے قیامت کے دن نُور کے منبر رکھے گا اور ان پر انہیں بٹھائے گا۔ پھر ان کے چہرے کو بھی نورانی بنا دے گا اور ان کے کپڑوں کو بھی نورانی بنا دے گا۔ دوسرے لوگ قیامت کے روز بہت خوفزدہ ہوں گے لیکن ان کو کوئی خوف نہ ہوگا۔ یہ اللہ کے دوست ہیں جن کو نہ کوئی خوف لاحق ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ (مسند احمد بن حنبل. باقی مسند الانصار)

علامہ ابن حیان اندلسی سورۃ الحدید کی آیت ﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ﴾ کے تحت ﴿لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نور سے مراد یہاں حقیقی نور ہے۔

مجاہد اور بعض دیگر کہتے ہیں کہ یہاں نور سے مراد ہدایت، کرامت اور خوشخبری ہے۔

(بحر محیط)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"جو لوگ دل و جان سے تیرے یار سول اللہ! غلام بن جائیں گے ان کو وہ نورِ ایمان اور محبت اور عشق بخشا جائے گا کہ جو اُن کو غیر اللہ سے رہائی دیدے گا اور وہ گناہوں سے نجات پا جائیں گے اور اسی دنیا میں ایک پاک زندگی اُن کو عطا کی جائے گی اور نفسانی جذبات کی تنگ و تاریک قبروں سے وہ نکالے جائیں گے۔ اسی کی طرف یہ حدیث اشارہ کرتی ہے اَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمِیْ یعنی میں وہ مُردوں کو اٹھانے والا ہوں جس کے قدموں پر لوگ اٹھائے جاتے ہیں۔" (آئینہ کمالات اسلام. صفحہ ۱۹۰ تا ۱۹۴)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:-

"پاکیزہ روح کے ساتھ جس کو قرآن کریم کی اصطلاح میں روح القدس کہتے ہیں تعلق نہیں ہو سکتا جب تک کہ مناسبت نہ ہو۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ تعلق کب تک پیدا ہو جاتا ہے۔ ہاں "خاک شو پیش ازانکہ خاک شوی" پر عمل ہونا چاہئے۔ اپنے آپ کو اس راہ میں خاک کر دے اور پورے صبر اور استقلال کے ساتھ اس راہ میں چلے۔ آخر اللہ تعالیٰ اس کی سچی محنت کو ضائع نہیں کرے گا۔ اور اس کو وہ نور اور روشنی عطا کرے گا جس کا وہ جویا ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اول. صفحہ ۴۵۹. جدید ایڈیشن)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے فارسی منظوم کلام میں فرماتے ہیں:-

انسانوں میں وہی خدا کی طرف سے کامل ہوتا ہے جو روشن نشانوں کے ساتھ خدا نما ہوتا ہے۔ اس کے چہرے سے عشق اور صدق و صفا کا نُور چمکتا ہے۔ کرم، انکسار اور حیا اس کے اخلاق ہوتے ہیں۔ اس یارِ ازلی کی محبت کا نُور اُس کے چہرے سے برستا ہے اور اُس عالی جناب کی شان کی اس میں چمک ہوتی ہے۔ پاک لوگوں کی خلوت میں اگر تیرا گزر ہو تو تجھے معلوم ہو کہ وہاں کیسے کیسے انوار برستے ہیں۔ جو شخص اپنی خودی کو چھوڑ کر خدا کے نُور میں جا ملا اُس کے منہ سے نکلی ہوئی ہر بات حق ہوگی۔ میرا باطن اُس نُور کی محبت سے بھرپور ہے جس سے گمراہی کے زمانے میں روشنی ہوا کرتی ہے۔ دیکھ تو سہی۔ میرے اس گھر پر نُور برس رہا ہے لیکن اگر تو نابینا

زمانے میں روشنی ہوا کرتی ہے۔ دیکھ تو سہی۔ میرے اس گھر پر نُور برس رہا ہے لیکن اگر تُو نابینا ہو تو کیونکر دیکھ سکتا ہے۔ چاند اُن کے منہ کا مقابلہ نہیں کر سکتا کیونکہ اُس کا نُور سورج سے ہے اور اُن کا نُور خدا سے۔ مَیں ساتوں آسمانوں میں کسی کو ان کا مثیل نہیں دیکھتا خواہ ہر آسمان نُور کا چشمہ ہی کیوں نہ ہو۔ مَیں روشن اور چمکدار سورج کی طرح نُور پھیلا رہا ہوں۔ دوسرا جہاں ہے؟ اور ایسی قدرت کس میں ہے۔ وہ کام جو مَیں کرتا ہوں اور اُن نشانوں سے جو مَیں دکھاتا ہوں یہی ظاہر ہوتا ہے کہ میرا سارا کاروبار خدا کی طرف سے ہے۔(تریاق القلوب)

الہام دسمبر (۱۸۹۲ء) کا: "یَسُرُّ اللّٰہُ وَجْھَكَ وَیُنِیْرُ بُرْھَانَكَ. سَیُوْلَدُ لَكَ الْوَلَدُ وَیُدْنٰی مِنْكَ الْفَضْلُ اِنَّ نُوْرِیْ قَرِیْبٌ. وَقَالُوْا اَنّٰی لَكَ ھٰذَا. قُلْ ھُوَاللّٰہُ عَجِیْبٌ۔

خدا تیرے منہ کی بشاش کرے گا۔ اور تیرے برہان کو روشن کر دے گا۔ اور تجھے ایک بیٹا عطا ہوگا۔ اور فضل تجھ سے قریب کیا جائے گا۔ اور میرا نور نزدیک ہے۔ اور کہتے ہیں کہ یہ مراتب تجھ کو کہاں؟ ان کو کہہ کہ وہ خدا عجیب خدا ہے، اُس کے ایسے ہی کام ہیں جس کو وہ چاہتا ہے اپنے مقربوں میں جگہ دیتا ہے"۔(آئینہ کمالات اسلام۔صنفحہ ۲۶۶ تا ۲۶۸)

پھر الہام ہے: "اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِیْمٍ . مَظْھَرِ الْحَقِّ وَالْعَلَآءِ كَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ .... اِنَّ نُوْرِیْ قَرِیْبٌ. قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ"۔

(تذکرہ صفحہ ۲۸۱ اور ۲۸۷،۲۸۸۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)۔

منشی محمد الدین صاحبؓ واصل باقی نویس ساکن کھاریاں نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا: "لَھُمْ قُلُوْبٌ لَّا یَفْقَھُوْنَ بِھَا. اَنَرْتُ مَکَانَكَ"۔

(رجسٹر روایات صحابہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۴۵)۔

ان کے دل تو ہیں پر سمجھتے نہیں۔ مَیں نے تیری جگہ روشن کی۔(تذکرہ صفحہ ۷۷۸ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)۔

الہام ۱۳/جون ۱۹۰۳ء کا پی الہامات میں سے ہے: "اِنِّی اَنَرْتُكَ وَاخْتَرْتُكَ"۔ مَیں نے تجھے روشن کیا اور چن لیا۔(حقیقۃ الوحی۔ تذکرہ صفحہ ۴۷۵۔مطبوعہ ۱۹۶۹ء)۔

اسی طرح الہام ہے "اِنِّیۡ اَنَرْتُكَ وَاٰثَرْتُكَ"۔

(بدر جلد ۶ نمبر ۱۲ مورخہ ۲۱/مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

"مَیں نے تجھے روشن کیا اور تجھے برگزیدہ کیا"۔

(تذکرہ صفحہ ۷۰۵ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)۔